بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

☆ مکتبہ دارالسلام کا مطبوعہ قرآن مجید امت مسلمہ میں ایک نئے فتنہ کا آغاز ہے ☆

تبصرہ۔ از قاری فیاض الرحمن علوی پشاور

مجلّہ رشد کا شائع کردہ مضمون (پاکستانی مصاحف کی حالت زار اور معیاری مصحف)

پہ استاذ القراء حضرت مولانا قاری فیاض الرحمن علوی صاحب کا تبصرہ

یہ حقیقت ہے اور اہل علم وعلماء رسم عثمانی وعلم فواصل بخوبی جانتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کا عثمانی رسم کے خلاف لکھنا ناجائز ہے جیسا کہ امام مالک امام احمد بن حنبل رحمھما کی تصریحات ہیں۔ اور رسم عثمانی میں علامہ دانیؒ کی بیان کردہ رسم جو ان کی مشہور کتاب المقنع میں سنداً موجود ہے اور ابوعبید قاسم بن سلامؒ اور امام نافع مدنیؒ۔ اور دیگر ائمہ سے نقل کی ہے، متاخرین علماء وقرّ اء نے اس پر اعتماد کیا ہے، مقنع کو علامہ دانیؒ کے بالواسطہ شاگرد علامہ شاطبیؒ نے عقیلہ میں ۲۹۷ اشعار میں نظم کیا ہے جبکہ علامہ دانی ۴۴۴ھ کے شاگرد اور علامہ شاطبی کے استاد ابوداؤد بن سلیمانؒ ۴۹۶ھ نے اپنی کتاب مختصر التبیین لھجاء التنزیل میں کچھ اختلافات سے رسم کو بیان کیا ہے۔

☆ پاکستانی مصاحف کا رسم کے خلاف ہونے کا دعوٰی غلط ہے ☆

پاکستان ہندوستان۔ بنگلہ دیش۔ افغانستان۔ روس۔ چین اور کچھ عرب علاقوں کے مصاحف میں علامہ دانیؒ وشاطبیؒ ہی کی رسم کو بنیاد بنایا گیا ہے جبکہ بعض عرب علاقوں میں ابوداؤد بن سلیمانؒ کی بیان کردہ رسم کو اختیار کیا گیا ہے۔ جسمیں چند کلمات کی رسم مختلف ہے مگر تلاوت میں یکساں ہے۔

جو مصاحف مجمع الملک الفھد نے مصحف مدینہ کے نام سے طبع کئے ہیں۔ ان میں بعض کلمات میں ابوداؤ بن سلیمان کی بیان کردہ رسم کی موافقت ہے اور جو تاج کمپنی کے مصاحف مجمع ملک فہد نے چھپوائے ہیں

www.DarulQurra.edu.pk

ان میں اکثر علامہ دانیؒ وعلامہ شاطبیؒ کی رسم کی پیروی کی گئی اور جو مصاحف حضرت عثمانؓ بن عفانؓ نے لکھوائے تھے۔ان سب کی رسم رسم عثمانی ہی ہے۔تاج کمپنی کے مصحف ہندوستان میں مشاہیر علماء کرام کی مراجعہ کمیٹیوں کی حضرت مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی میں ۱۹۳۰ء میں پوری تحقیق وتائید سے شائع ہوئے تھے۔ مجھے حیرت ہوئی ہے کہ یہ حضرات کیسے کہہ رہے ہیں کہ یہ مصاحف رسم عثمانی کے خلاف ہیں فیاللعجب۔علماء نے جو رسم بیان کی ہے اگر وہ مصحف امام کی ہے یا عراقی کی یا مدنی اول ومدنی ثانی وغیرہ کی وہ سب رسم عثمانی ہی ہے۔ معترضیں نے تاج کمپنی کے مصحف کے صرف آٹھ کلمات پر اعتراض کیا ہے کہ ان جمع کے کلموں اَصَابِعَھُمْ۔اَبْصَارھِمْ۔مِنَ الصَّوَاعق وغیرہ میں الف مصحف مدینہ میں نہیں اور تاج کمپنی کے مصحف میں ہے اگر واقعتاً یہ رسم کا خلاف ہوتا تو مجمع ملک فہد کی مراجعہ کمیٹی کے ماہرین علماء ان کلمات کو ضرور درست کر دیتے جبکہ چند جگہوں میں انہوں نے اصلاح کی بھی ہے۔سوان کلمات میں الف لکھنا رسم کے خلاف نہیں ملاحظہ فرمائیں مقنع اور علامہ شاطبی کی عقیلہ۔

★وَ کُلُّ جَمْعٍ کثیر الدَورِ کالْکَلِمٰتِ۔البَیِّنٰت و نحو الصّٰلِحٰین ذُرَا

سوا المشدّدِ وَ المهموز فَاختَلَفَا۔عِندالعِراقِ وَفِی التانیثِ قَدْ کثُرا۔★

اتحاف کو دیکھیں۔الف کے حذف کیلئے یہ شرط ہے کہ جمع کثیر الدَّور ہو۔یعنی دو سے زیادہ جگہ آئی ہو۔ اسہل الموارد میں ہے کہ جمع کے بارے میں قرآنوں کی رسم مختلف ہے کہ بعض جمعیں الف سے ہیں اور بعض الف کے بغیر ہیں۔اور جو صرف ایک ہی یا دو جگہ آتی ہیں ان میں بھی یہی حال ہے۔یہ یقینی بات ہے کہ کثیر الدور کے بارے میں مختلف اقوال ہیں تاہم مصاحف بھی مختلف ہیں لہذا وہ کلمات جو دو سے زیادہ نہیں اُن میں الف لکھا ہوا ہے تو بھی صحیح ہے اور محذوف ہے تو بھی صحیح ہے اور یہ حذف بھی اختصاراً ہے نہ کہ شمول قراءت کیلئے لہذا اسے رسم کے خلاف کہنا قطعاً درست نہیں۔

اگرچہ نثر المرجان فی رسم القرآن علامہ محمد غوث الارکانیؒ نے کثیر الدور سے وہ جمع مراد لی ہے جو کلام عرب میں کثیر الاستعمال ہو۔دانیؒ مقنع میں فرماتے ہیں کہ مدنی وعراقی قرآنوں میں جن جمعوں میں الف کے بعد ہمزہ ہے اکثر میں ان میں محذوف پایا اور جمع مونث سالم میں اکثر جگہ محذوف اور مذکر میں اکثر جگہ ثابت۔حضرت شیخ القرآ قاری فتح محمد صاحبؒ فرماتے ہیں۔ان روایات سے مدنی۔شامی۔عراقی

www.DarulQurra.edu.pk

مصاحف کا اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ یادرہے کہ ان چند کلمات کے سوا۔ اس مضمون میں رسم خط عثمانی کی غلطی کوئی ذکر نہیں تو اس سے ہم کیا سمجھیں۔ اگر کوئی چیز ناجائز ہے تو فقط عثمانی رسم کے خلاف ناجائز ہے، یہ رسم عثمانی کے خلاف اسلئے نہیں کہ عثمانی بعض مصاحف کے مطابق ہے۔

☆(۴) علامات اوقاف اور غلط فہمی کا ازالہ☆

جہاں تک وقف کی علامتوں کا تعلق ہے۔ تو یہ بھی اجتہادی ہیں ان کا رسم سے کوئی تعلق نہیں۔ ائمہ فن کی کتب میں اقوال کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ اور اس میں چھ اقوال ہیں۔ ابن انباری وسخاوی کے ہاں تین مراتب ہیں (۱) تام (۲) حسن (۳) قبیح اور دانیؒ کے ہاں (۱) تام مختار (۲) کافی جائز (۳) حسن مفہوم (۴) قبیح متروک چار مراتب ہیں۔ سجاوندی کی رائے پر پانچ ہیں (۱) لازم (۲) مطلق (۳) جائز (۴) مجوّز لوجہ (۵) مرخّص لضرورۃ بعض نے آٹھ کہے ہیں (۱) تام (۲) شبہ تام (۳) ناقص (۴) شبہ ناقص (۵) حسن (۶) شبہ حسن (۷) قبیح (۸) شبہ قبیح بعض نے دس کہے ہیں (۱) تام (۲) اتم (۳) کافی (۴) اکفی (۵) حسن (۶) احسن (۷) صالح (۸) اصلح (۹) قبیح (۱۰) اقبح محقق علامہ جزریؒ کے ہاں چار مراتب ہیں (۱) تام (۲) کافی (۳) حسن (۴) قبیح۔ از منار الھدی فی الوقف والابتدا نیز حضرت استاذنا المکرم المقری محمد شریف نوراللہ مرقدہٗ التبیان میں فرماتے ہیں کہ یہ تمام چیزیں اجتہادی ہیں اور سہولت کیلئے ہیں ان کا رسم عثمانی سے کوئی تعلق نہیں۔

☆ علامہ جزریؒ النشر فی القرآات العشر اور الاھتدا فی معرفۃ الوقف والابتداء میں فرماتے ہیں☆

امام کبیر محقق مفسر نحوی علامہ ابوعبداللہ محمد بن طیفور سجاوندی غزنویؒ ۵۶۰ھ نے وقف وابتدا کی مختلف ومتعدد قسموں کیلئے کچھ اصطلاحات اور اسماء والقاب مقرر کئے ہیں اور اس سلسلہ میں سب سے زیادہ کام انہوں نے کیا ہے اگرچہ چند مقامات پر انہوں نے اپنی ہی بیان کردہ اصطلاحات کے برعکس علامات بھی لگادی ہیں۔

☆ علامہ سجاوندیؒ کی اصطلاح میں وقف لازم☆

اس مقام پر ہوتا ہے جہاں پر معنی مقصودی اور مراد الٰہی کے اظہار کی غرض سے وقف کرنا مستحب ہو اور وصل کرنے سے غیر مرادی معنی متوھم ہوں اسے بعض حضرات وقف واجب سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر

www.DarulQurra.edu.pk

لازم وواجب سے فقہی واجب مراد نہیں جس کے ترک پر گناہ وسزا کا ترتّب ہوتا ہے جیسا کہ بعض لوگوں کو وہم ہو گیا ہے اور ایسا وقف تام کافی اور بعض دفعہ حسن بھی ہوتا ہے ۔ نیز ۔ایک قرآت پر جو وقف تام ہوتا ہے دوسری پر کافی یا حسن ہو جاتا ہے اور ایک مقام کی دو تفسیروں پر بھی وقف کا محل بدل جاتا ہے ۔جیسے وَمَایَعْلَمُ تاویلہٗ الا اللّٰہ و الرّاسخون فی العلم۔علامہ سجاوندی کی کتاب علل القرآت کئی جلدوں میں ہے۔تفسیر حسن للقرآن کتاب الوقف والابتدا دو کتب ہیں ایک میں اوقاف کی علل بیان کی ہیں،ان کے مطالعہ کے بعد ہی آپ کچھ کہنے کو پوزیشن میں ہونگے ان حضرات کے اشکالات کے بارے میں علامہ جزریؒ فرماتے ہیں۔

★(۱)وَقَالُوا اتَّخَذَاللّٰہُ وَلَدًا پر وقف☆

علامہ سجاوندی کی رائے پر سُبْحٰنَہٗ سے پہلے وقف کرنا ممنوع وخلاف اولیٰ ہے ان کے نزدیک سُبْحٰنَہٗ پر وَلَداً سے ملا کر وقف کریں گے تا کہ حق تعالیٰ کی تنزیہ میں شرکت سے ان کی برات میں عجلت وجلدی ہو(۲)وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نبا ابنیْ اٰدَمَ بالحَقّ اور وَاتْلُ عَلیمْ نَبا نوح وغیرہ مثالوں میں اِذْ سے قبل لازم کی علامت اسلئے ہے تا کہ وصل سے یہ وہم نہ ہو کہ اِذْ کا عامل وہ فعل ہے جواس سے پہلے آرہا ہے حالانکہ اس کا عامل فعل مقدر اُذْکُرْ ہے۔(النشر)

(۳) اِنَّمَا یَستَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ ط وَالْمَوْتٰی۔ حافظ صاحبان فرماتے ہیں کہ یسمعون پر وقف مطلق کی بجائے وقف لازم ہونا چاہیے اسلئے کہ مردے نہیں سنتے۔

حافظ صاحبان آیت کے معنی یہ نہیں جو آپ فرما رہے ہیں مقصودی معنی یہ ہیں کہ صرف دعوت دین سننے والے مومنین ہمارے احکام قبول کرتے ہیں ۔اور مردے یعنی کفار قبول نہیں کرتے اور انہیں حق تعالیٰ قبروں سے زندہ کر کے اٹھائیں گے وَالْموتیٰ جملہ مستانفہ ہے اور وقف لازم یا واجب سے شرعی وجوب مراد نہیں۔ بہر حال اس وقف کو تام کہیں یا کافی مطلق یا لازم یَسْمَعُوْنَ پر وقف کیا جائے گا اور اعادہ کے بغیر مابعد سے ابتدا کی جائے گی اور ہر وقف مطلق پر بعد سے ابتدا کی جاتی ہے۔نیز اگر وصل کر کے راس آیت پر وقف کیا جائے تو بھی کوئی قباحت نہیں۔(ملخصاً من النشر)

(۵)حمالة میں رفع اور نصب دونوں قراءتیں ہیں۔ رفع یا تو امراته کی صفت ہونے کی وجہ سے (اور یہ

www.DarulQurra.edu.pk

اس لئے جائز ہے کہ حمالة الحطب میں اضافت حقیقیة ہے یا امرأته سے عطف بیان ہونے کی وجہ سے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مبتداء محذوف کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے ای ھی حمالۃُ الحطب اور دوسری قراءۃ نصب کی ہے اور اسکا ناصب فعل محذوف ہے ای اعنی حمالةَ الحطب یا اَذُمُّ حمالةَ الحطب۔(جمالین شرح جلالین) لہٰذا امْرَاَتُهٗ پر ط کی علامت کا ہونا بھی درست ہے۔

☆(۲)قَالُوْٓا اٰمَنَّاۚ پر دو علامتیں کیوں☆

اسلئے ہیں کہ (صلے) کی علامت کا مطلب ہے الوصل اولیٰ اور (ج) کی علامت کا مقصد یہ نہیں کہ وقف بہتر ہے بلکہ اس سے مراد وقف کا کر لینا بھی جائز ہے معلوم نہیں تجاہل عارفانہ سے کیوں کام لیا ہے بعض کے نزدیک یہاں وقف نہیں ہونا چاہیئے ملاحظہ فرمائیں المقصد قَالُوْٓا اٰمَنَّا، لیس بوقف لِان اللہ تعالے لم یرد ان یعلمنا ایمانھم بل ارادان یعلمنا نفاقھم۔اور منارالھدیٰ میں لیس بوقف لان الوقف علیه یوھم غیر المعنی المراد۔لیکن سجاوندی کے نزدیک وَ اِذَا خَلَوْا امستانفه ہے جبکہ عاطفہ کو ترجیح دیتے ہوتے صلے علامت لگائی ہے اور اس طرح کا اختلاف ہر مفسر کے معنوی احتمالات کے مختلف ہونے کیوجہ سے ہے (ط) کی علامت اکثر وقف کافی کے موقعوں میں لگائی جاتی ہے جبکہ (ج) کی علامت جہاں پر معنوی اتصال قوی ہو بطور جائز لگائی جاتی ہے اور یہ دونوں بہت قریب قریب ہیں۔نیز یہ علامتیں علامہ مرحوم نے اپنی کتاب سجاوندی میں پورے قرآن میں خود لگائی ہیں اگر سجاوندی آپ کے پاس نہیں تو میں فوٹو کاپی بھیج دیتا ہوں اور جہاں آیت کے طویل ہونے کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے وقف کرنے کا احتمال ہے اور وہاں کلام بھی تام ہے مگر مابعد سے لفظی تعلق ہے تو وہاں لا کی علامت لگادی تا کہ اگر کوئی وقف کرے تو جائز ہے مگر اعادہ ضروری ہے تا کہ ربط قائم رہے۔میں حیران ہوں المقری ڈاکٹر احمد میاں تھانوی دامت برکاتہم تو ایک ماہر شخصیت ہیں کیا ان کی نظر سے یہ چیزیں نہیں گذریں یا ان کا صرف نام استعمال کیا گیا ہے۔

نون قطنی۔قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہ پر وقف تام ہے اور رءس آیت ہے منار الھدیٰ میں ہے حَسَنٌ عند ابی عمرو وقال العرب لاتصل قل ھو اللّٰہ احدٌ۔ بقوْلہ۔ اللّٰہ الصمد۔و کان لایستحب الوصل۔ بزینة الکواکب میں نون قطن کی علامت وصل کے لزوم کیوجہ سے ہے اور یہ وسط آیت ہے اور نون قطن

www.DarulQurra.edu.pk

بھی بعد کی ایجاد ہے۔رسم سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

☆(۳)علامت (لا) لاتقِف ☆

علامہ جزری النشر میں فرماتے ہیں سجاوندیؒ نے (لا) کی اصطلاح جوقائم کی ہے اس کا مطلب یہ ہے کے یہاں وقف کر کے بعد سے ابتداقبیح ہے یہ مطلب ہرگزنہیں کہ یہاں وقف بھی قبیح ہے اسلئے کہ موقوف کا مبدوء سے تعلق ہونے کے باوجود کلام مکمل ہے اور یہ علامت بعض ایسی جگہوں میں ہے جہاں بعد سے ابتدا سے معنوی شناعت پیدا ہوتی ہے اور ایسی ابتداقبیح یااقبح ہے۔لاَ کی علامت کا یہ مطلب ہرگزنہیں کہ یہاں وقف بھی قبیح ہے جیسا کہ اکثر کو وہم ہوگیا ہے۔اور مواقع لا میں اکثر وقف جائز اور بعد سے ابتدء قبیح ہے یعنی جہاں رمز۔لا۔رءوس آیات پر ہیں (النشر) مقدمہ جزریہ میں ہے اِلاُرءوس الای جوّز فالحسن۔نیز منارالھدٰی احمدبن محمد الاشمونی۔اور المقصد۔ابویحییٰ زکریا انصاری علیہ الرحمۃ ملاحظہ فرمائیں فاتحہ کے بارے میں فرماتے ہیں۔وفیھاثلاثۃوعشرون وقفاً۔اربعۃ تامۃ وستّۃ جائزہ۔یحسن الوقف علیھا ولایحسن الابتدابمابعدھا۔ لان التعلق فیھا من جھۃ اللفظ۔ والوقف حسن اِذا الابتدا لایکون الامستقلاً بالمعنی المقصود۔ (منارالھدی)اور ابویحیی زکریا انصاری المقصد تلخیص مافی ا لمرشد فی الوقف والابتدامیں فرماتے ہیں۔وعلی البسملۃتامٌ بل اتم۔العلمین۔صالح لانہ راس آیۃولیس تامّا للزوم الابتدا بعدہ بالمجروربغیرالجار۔ الرحیم کاف ولیس تاماّ کذالک ۔ الدین تام نستعین تام۔ المستقیم جائز ولسیں حسناً وان کان آخرآیۃ لانہ مابعدہ بدل منہ متعلق بہ انعمت علیم جائز ولیس حسنا لان بعدہ مجرور نعتا او بدلاً او منصوب حالاً او استثنائً وکل منھامتعلق بہ۔ولاالضالّین تامٌ انتھی۔

علامات اوقاف وغیرہ بھی اجتہادی ہیں سیدناامام حمزہؒ بلاضرورت آیات پر وقف نہیں کرتے بلکہ وصلاً پڑھتے تھے آیات پروقف کے بارے میں جعبری علیہ الرحمۃ اور عسقلانیؒ کی رائے میں رؤس آیات کی

www.DarulQurra.edu.pk

تعلیم دینا مقصد تھا۔ (نہایت القول المفید) فتاوی رشیدیہ میں ہے کہ حضرت ام سلمہؓ کی روایت کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن کی ہر ہر آیت پر ہمیشہ نبی ﷺ نے وقف فرمایا۔ ابتداءً آیات کی تعلیم کیلئے ایسا کیا اور آیات پر وصل بھی فرماتے تھے اور کبھی درمیان آیت پر بھی وقف فرماتے تھے ملاحظہ فرمائیں وقف النبی ابن سعدان امام ابوعمرو بصری سے نقل کرتے ہیں اور ابوالفضل خزاعی امام ابوبکر ابن مجاھد سے روایت کرتے ہیں بحالت وصل آیتوں کے اختتام کے بیان و اظہار کی غرض سے ان کے آخری رءوس پر بھی مطلقا سکتہ (معنوی) جائز ہے اور بعض شیوخ نے امّ سلمہؓ کی روایت کو بھی سکتہ پر محمول کیا ہے (النشر) شرح سبعہ قرآ آت ۸۳۲ میں حضرت قاری محی الاسلام عثمانیؒ فرماتے ہیں ہمارے شیوخ پانی پت اس توجیہ پر عمل کرتے تھے تلاوت میں عموماً اور حدر میں خصوصا رءوس آیات پر اوقاف کی جگہ سکتے کرتے تھے یہ معمول بھی ان شاء اللہ صحیح ہے آیات پر سکتہ کو بھی جائز فرماتے تھے بلکہ اتحاف نے سب کیلئے وصل بنیت وقف کو جائز قرار دیا ہے۔

☆ (۳) حرکات وضبط کیلئے ☆

جو اشارات مقررہ ہیں۔ وہ سہولت کی خاطر اجتہادی ہیں اور جن ممالک کا میں نے ذکر کیا ہے ان میں برسہابرس سے خاص وعام میں معروف ہیں ان کے برعکس علامات سے تقریباً ایک کروڑ مسلمانوں کیلئے قرآن کی تلاوت ناممکن ہے جبکہ ان کا تعلق رسم سے قطعاً نہیں سوائے امت میں ایک نئے فتنہ کے اس کا کوئی شرعی فائدہ نہیں نیز۔

ضبط کی اصطلاحات کے فرق کو ہزاروں غلطیوں سے تعبیر کردینا جو سہولت کیلئے اجتہادی طور پر وضع کی گئی ہیں اور اکثر ملکوں میں مختلف ہیں غلو و تعدّی ہے۔ ابوالاسود دُولی نے الگ علامتیں وضع کی تھیں اور آج جو مروج ہیں وہ خلیل بن احمد نحوی مصری کی ہیں لا مناقشة فی الاصطلاح کے تحت یہ غلطیاں ہرگز نہیں۔ مجمع ملک فہد نے تاج کمپنی کا مصحف مسلمانوں کی سہولت ہی کی غرض سے طبع کرایا ہے چونکہ مصحف مدینہ سے برصغیر کے لاکھوں لوگوں کیلئے تلاوت ناممکن تھی۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

القاری نمبر ۱۳۳ دسمبر 2014 پروفیسر احمد یار صاحب کا مضمون (کتابت مصاحف اور علم الضبط) بہت ہی مفصّل موجود ہے یہ حضرات غلط فہمیوں کے ازالہ وتدارک کے لیے اس کا ضرور مطامعہ فرمائیں۔

نیز استاذ القرا المقری تقی الاسلام صاحب دامت برکاتہم کی کتاب معلم الادا فی الوقف والابتداء میں تمام کتب وقف وابتداء کا خلاصہ موجود ہے اس کے مطالعہ سے بھی بہت سی غلط فہمیوں کا تدارک ہوسکتا ہے۔

☆(۴) تعداد آیات وفواصل☆

جہاں تک آیات کے رؤس اور شمار کا تعلق ہے تو یہ بھی تعلیمات نبوی علی صاحبہا التحیہ سے ثابت اور توقیفی ہے جسکی دو صورتیں ہیں (۱) متفق علیہ جو تمام ائمہ کرام نے آیات شمار کی ہیں اور توقیفی ہیں۔اگر چہ بعض میں مشاکلہ ومناسبت نہیں (۲) مختلف فیہ جو ائمہ کرام کے اجتہاد سے ثابت ہیں۔ انہوں نے دو اصلوں مشاکلہ اور مناسبت میں غور کر کے بعض نے آیت تسلیم کی اور بعض نے سنت سے نص نہ ہونے یا دونوں میں سے ایک شرط کے مفقود ہونے کی وجہ سے آیت شمار نہیں کی۔ جبکہ حضرت حفصؒ کی روایت میں تلاوت کرنے والوں کیلئے اس میں کوئی دقت ومشکل نہیں امام ابوعمر اور ورش کی قرآتوں میں گیاراں سورتوں کی رءوس آیات پر امالہ صغری اور فتح پڑھنے میں اسکی تحقیق لازمی ہے۔جبکہ عامۃ المسلین۔ روایت حفصؒ میں تلاوت کرتے ہیں۔اور ان کیلئے انعمت علیہم پر اگر وقف بھی کرلیا جائے تو آیت شمار نہ کرنے کے باوجود۔ جائز ہے اور غیر کوفی اسپر آیت تسلیم کرتے ہیں۔علامہ جزری فرماتے ہیں۔ وَلَيسَ فِي الْقُرْاٰنِ مِن وَّقْفِ وَجَبْ۔ یعنی قرآن میں کوئی وقف شرعا واجب نہیں اور عامۃ المسلمین کو تو نماز کے مسائل معلوم نہیں۔ تجوید کے ضوابط سے نابلد ہیں ان کے لئے آیات کے اختلاف کو جاننا کوئی ضروری نہیں البتہ اہل علم جانتے ہیں کہ کتنے مقطعات پر کوفی نے آیات شمار کی ہیں اور کن کن پر نہیں کیں اور ان میں توقیفی میں اختلاف نہیں۔ اجتہادی میں اختلاف ہے اور اس کا تعلق رسم سے ہرگز نہیں عام مسلمانوں کو اس میں الجھانے کا کوئی فائدہ نہیں سوائے انتشار کے۔

☆ مکتبہ دارالسلام کا مطبوعہ قرآن مجید ہی رسم کے مطابق ہونے کا دعوٰی دَورِ حاضر کا جدید فتنہ ہے☆

میری رائے میں ان کا یہ دعوی کہ مکتبہ دارالسلام کا مطبوعہ مصحف ہی رسم عثمانی کے موافق ہے غلط فہمی اور خلفشار پیدا کرنے کے سوا کچھ نہیں انہوں نے کتب کے نام ضرور لکھیں ہیں۔مگر مطالعہ نہیں کیا اور نہ ہی ان کی عبارتیں پیش کیں یہ اگر سازش نہیں؟ تو امت مسلمہ میں ایک نئے فتنہ کا آغاز ضرور ہے۔اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کے پیش کیا مقاصد ہیں۔ کہ صدیوں سے علماء قراء اور اکابرین امت قرآن پڑھتے پڑ

ھاتے آرہے اور بعض فن رسم خط میں امامت کا مقام رکھتے ہیں اور بعض ان کے اساتذہ ہیں ان کو ناسمجھ اور بے حس قرار دے رہے ہیں کہ اتنے اہم کام سے وہ ناواقف رہے ہیں اور برصغیر کے مطبوعہ مصحف میں ۵۸۶ ۳ ۷ غلطیوں کو آج تک نہ سمجھ سکے نیز مجمع ملک فہد کے ماہرین نے بھی غفلت برتی کہ ان ہی اصطلاحات سے تاج کمپنی کا مصحف طبع کرادیا جو صدیوں سے برصغیر میں ہزاروں غلطیوں سے بھرا ہوا مروّج ہے۔ایں چہ بوالعجبی ؟

(۱) اس موضوع پر محترم ڈاکٹر محمد شفاعت ربانی ریسرچ اسکالر قرآنک ریسرچ سنٹر شاہ فہد کمپلس مدینہ منورہ کا مضمون (برصغیر اور عرب ممالک میں طبع شدہ مصاحف کا رسم الخط) علمی تقابلی جائزہ۔(۲) برصغیر کے مصاحف کا رسم الخط تاریخی و تحقیقی جائزہ۔

(۲) اور ڈاکٹر محمد الیاس فاضل مدینہ یونیورسٹی۔رکن مراجعہ کمیٹی مصحف تاج مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف شریف سابقہ رکن مراقبۃ النص مجمع الملک فہد لطباعۃ المصحف شریف کا مضمون (کنگ فہد قرآن کمپلکس مصحف تاج کی طباعت) اور دوسرا مضمون (دارالسلام کا شائع کردہ قرآن کریم ایک تحقیقی جائزہ)

یہ مضامین بہت مدلّل جامع اور علمی تحقیق اور حقیقت پر مبنی ہیں ۔ میں حرف بحرف ان کی تائید کرتا ہوں اور ان میں جو چیزیں رہ گئی تھیں وہ میرے تبصرہ نے مکمل کردی ہیں اللہ کرے کہ ان حضرات کی سمجھ میں یہ حقائق آجائیں ۔اور مکتبہ دارالسلام کے ذمہ داران اور دونوں حافظ صاحبان اور بالخصوص ڈاکٹر احمد میاں تھانوی صاحب سے ہمدردانہ درخواست کرتا ہوں کہ امت کو ایک نئے فتنہ کی نظر کرنے سے پرہیز کریں۔اگر آپ کسی مخصوص مسلک کیلئے اسے ضروری خدمت سمجھتے ہیں تو باقی امت کو معاف فرمائیں۔

☆محکمہ مذھبی امور کی ذمہ داری☆

جو مکتبات قرآن مجید طبع کرتے ہیں۔وہ تاج کمپنی کے مجمع الملک الفہد کے ۱۵ لائین والے قرآن سے تقابلی جائزہ کے بعد ماہرین رسم علماء حفاظ وقرّاء کرام سے مراجعہ وتائیدوتصدیق کے بعد طبع کریں تاکہ رسم کی کوئی غلطی نہ ہو۔باقی چیزوں کو قطعاً نہ چھیڑا جائے تاکہ یَسِّرُوْا وَ لَاتُعَسِّرُوْا فرمان بنوی ﷺ پر عمل ہو اور اہل علم ایسے مصاحف کی صراحتاً نشان دہی کریں اور ذمہ داران کو مطلع کردیں جن میں کوئی ایسی

www.DarulQurra.edu.pk

غلطی پائی جاتی ہو جو تمام ائمہ رسم میں سے کسی ایک کے نزدیک بھی درست نہ ہو۔اور جن کلمات کی رسم مختلف فیہ ہوانہیں قطعاً نہ چھیڑا جائے۔حکومت مراجعہ کمیٹیوں میں ماہرین کو مقرر کرے خانہ پُری سے کام نہ لے اگر پھر بھی کوئی غلط چھپوار ہا ہو تو اسکے طبع شدہ تمام نسخے ضبط کئے جائیں اور فروخت شدہ کی قمیت واپس کرائی جائے اور سزادی جائے؟اور کاغذ وطباعت کی عمدگی کا بھی پابند بنایا جائے۔اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لَنَا شَأنَنَا کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنَا اِلیٰ اَنْفُسِنَا طَرْفَۃَ عَیْنٍ۔

فقط

قاری فیاض الرحمن علوی سابق ممبر قومی اسمبلی پاکستان مدیر مدرسہ مرکزی دارالقرآنمکمنڈی پشاور

استاذ حدیث وقرآات سبعہ وعشرہ فاضل علوم دینیہ وفاق المدارس عربیہ

فاضل تجوید وقرآات ماڈل ٹاؤن لاہور، فاضل پشاور یونیورسٹی فاضل جامعہ ازھر قاہرہ

☆مؤلف کتب☆

★الوجیزہ فی التجوید نہج السائل والمجیب☆تکمیل النص علی طرق الحفص

☆شرح شاطبیہ العلویہ علی الشاطبیہ ☆ روشنی(تقابل ادیان)☆

☆الزبدۃ الطیبہ اجراء قرآت عشرہ بطریق طیبہ بجمع الجمع وجمع حرفی☆

☆المعانی الجمیلہ فی شرح عقیلہ المعروف قصیدہ رائیہ(رسم عثمانی)☆

☆شرح عشرہ قرآات بطریق شاطبیہ درّہ وطیبہ ونشر☆

مدرسہ مرکزی دارالقراء مدنی مسجد نمک منڈی پشاور

091-2210650 0300-5907294

darulqurra@gmail.com